

O

مجھے سجدے کے لئے ایک چٹائی دے دے
اور مرے قلب کے شیشے کو صفائی دے دے

مری زندان کی محنت کی کمائی دے دے
اب مجھے پیکرِ خاکی سے رہائی دے دے

کیا خبر کتنے برس ظلم حکومت میں رہے
کب مبلغِ تھکے اور رب کو دُہائی دے دے

آدمِ خاکی کی دُرِّیَّتِ کم مایہ ہوں میں
تُو مرے قلب کو اب نورِ خدائی دے دے

میرے کانوں نے سنے ہیں کئی اَسرارِ نہاں
ان میں اک آدھ تجھے کاش سنائی دے دے

معتکف ہوتا چلا جاتا ہے اپنے اندر
جسے سینے میں چھپا غار دکھائی دے دے

اے خدا تُو نے چُنا ہے تُو کمر کر مضبوط
مجھے فرعون سے لڑنا ہے تو بھائی دے دے

کیا پتا کس پہ ان اشعار کے اَسرار کھلیں
کیا پتا کس کو مری رمز بھائی دے دے

روح کے روگ میں اجسام پگھل جاتے ہیں
تُو عماد آج مجھے قلبی دوائی دے دے